

ان اللہ علیٰ اکل شیءٍ قدير

تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۹۲۵ء

# الہام جدید

سلطان المناظرین عبدالکبیر خاں کبیر جلالپوری

(پنڈت دھرم دیر جی آریہ)

بدلائل و برہان دعویٰ کیا ہے کہ مثل وید کے ہمارا رسالہ

بھی الہام ہوا اور ہم پر الہام ہوا

مطبع جدید برقی پریس دہلی میں شائع کیا

قیمت ایک آنہ

اپریل ۱۹۲۵ء

اس تبلیغی کام میں ہر شخص کو اعانت کرنی لازم ہے

جملہ رسالہ مولوی کبیر جلالپوری کو بھی جابی کر مانی نورانی سہرا گران جنت بازار بلالان دہلی سے طلب فرمائیے

مباح ہوا کہ ایک اور نسخہ ان کو دو دو غلطی تھیں، دیر دینے آتی ہی تعداد میں ہر سالہ کی خدمتیں روانہ کیا جاوے گا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الذی باقی من کل فانی

آپ کہتے ہیں اُنادی وید ہیں  
 کونسا راجہ تھا ایسے وقت میں  
 جب نہ راجہ تھا نہ کوئی تھا نواب  
 جبکہ کثرت ہی نہ تھی انساو کی  
 آریوں کا تھا کوئی دشمن مگر  
 نام جن کے آگئے ہیں وید میں  
 ویدائیں موجود ہیں آئیں جنگ  
 شاہ تھا کوئی نہ تھا کوئی فقیر  
 تھا مخاطب کون جب راجہ نہ تھا  
 ابتداء میں جب بشر تھے نیک تر  
 ہاں مقابل فوج ہتھیاروں کی تھی  
 اب تو مطلع ہو گیا بالکل ہی صاف

پہ لڑائی کے بھی آسمیں بھی ہیں  
 تھی لڑائی کس کے پایہ تخت میں  
 وید میں ایشور کا کس کو تھا خطاب  
 لنگوٹ شجری تھی ایشور باد کی  
 واسطے جس کے ہیں جنرل آرڈر  
 لڑائی والے تھے کسی اُمید میں  
 جن میں لڑنے اور لڑانیکے ہیں ہنگ  
 واسطے کس کے تھے خنجر اور تیر  
 تال سم کیسے تھے جب راجہ نہ تھا  
 دشمنوں کا کب کسی کو تھا خطر  
 یوں ضرورت ایسے ہتھیاروں کی تھی  
 وید حادث ہیں خطا میری معاف

سوامی دیانند اور دیگر آریہ ہاشنگان کو وید کے قدیم لینی اذلی الہامی  
 غیر فانی ہونے کا وہم حد درجہ تک پہنچ گیا ہے جو قریباً لا علاج ہے۔ تاہم  
 اس رسالہ میں اس مرض کے دور کرنے کا نسخہ جو وہم کا دماغ سے تنقیہ کریں



اکسیر کا حکم رکھتا ہے جس کی تقدیر میں شافی مطلق نے شفا لکھ دی ہے  
اس کو ضرور شفا ہوگی مزاج اعتدال پر آجائے گا۔ لیکن جس کے مقدر  
میں شفا نہ ہو اس کے واسطے ممکن ہے بے اثر ثابت ہو۔ اور ع

ابن مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی  
کی شکایت باقی رہ جائے۔ ہمیں آج یہ دکھانا ہے کہ اس دعوے میں ہمارے  
دوستوں کا وہم کس پایہ تک صحیح ہے اور کہ کیا درحقیقت دید الہامی  
اذلی غیر فانی ہیں۔ نیز کیا ان کے وہم و وسوسہ و تخیل و تفکر کی کسوٹی  
جس پر یہ دیدوں کو کسر دیکھتے ہیں اور الہامی۔ اذلی۔ غیر فانی تسلیم کرتے  
ہیں اسی کسوٹی پر ہم اپنے رسالہ کو کس کراہامی ہوتے کے مدعی ہوں تو  
کیا ہمارا دعویٰ بھی صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر اگر اس کسوٹی پر کھنے سے  
ہمارے رسالہ بموجب ہمارے دعویٰ کے الہامی۔ اذلی۔ غیر فانی ثابت ہو گیا تو  
ہمارے رسالے کے خلاف ہمارے آریہ دوست کیا راستے قائم کرتے ہیں آیا  
اس کو الہامی۔ اذلی۔ غیر فانی ماننے کو تیار ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارے رسالے کو  
ہمارے آریہ بھائی الہام مان لیں گے تو ہم بھی ان کے مقبولہ الہام دید  
کو الہامی۔ اذلی۔ غیر فانی تسلیم کر لیں گے اور اگر انہوں نے ہمارے  
رسالے کو الہامی۔ اذلی۔ غیر فانی ہونے میں کوئی اعتراض پیش کیا تو ہم بھی  
اُسی اعتراض کی بنیاد پر صاف کہہ دیں گے کہ دید ہرگز ہرگز الہامی۔ اذلی  
غیر فانی نہیں۔ ع

گیان الیہد رکنا نہ یہ الہام ہیں؟ واللہ بالشر بیوجہ بدنام ہیں  
بلکہ ایک فانی دماغ کی فانی صفت وہم ہے جو ہرگز قابل قبول و لائق منظور  
نہیں و ہرگز نہ دیکھو



ایک مسلمان اور ایک آریہ نیت کی دوزخ گفتگو

مسلمان۔ پنڈت جی! کیا ثبوت ہے کہ پریشور قدیم ہے۔ نیز اُس کی صفات  
خواص۔ حرکات وغیرہ قدیم ہیں۔

ہنڈت جی۔ "انادی" یعنی جس کی آوی معنی باعث ابتداء کوئی علت یا  
زمانہ نہ ہو۔ اس کو انادی (رازی) کہتے ہیں اس وجہ سے ایشور کا نام انادی  
ہے۔ یہ بات ستیا رتھ پرکاش سلاسل فقرہ ۳۱۰ میں لکھی ہے لہذا ایشور  
انادی یعنی قدیم ہے اور دیکھو ستیا رتھ پرکاش سلاسل فقرہ ۶۶۔ نتیجہ۔

تایم ہے یعنی ہوتا نہیں۔ غیر فانی ہے۔ ”وہ نیت“ کہلاتا ہے۔ چونکہ تایم بالذات ہے اس لئے ”نیت“ الشیء کا نام ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات اسے ایشور کے قدیم۔ قائم بالذات ہونے کا  
ثبوت دیتا ہے۔ نیز دیکھو سوامی جی کا منتویہ نمبر ۶۔ (غیر حادث) تین ہیں  
ایک ایشور۔ دوسرا جیو۔ تیسرا پرکرتی۔ انہیں کو نیتہ (ابدی) بھی کہتے ہیں  
جو پارہہ (اشیاء) نیتہ ہیں ان کی صفات۔ حرکات اور خواص بھی نیتہ ہوتے  
ہیں۔ لہذا ان حوالوں سے بخوبی صاف اور واضح ہو گیا کہ ایشور قدیم ہے  
اور قدیم شے کی صفات۔ حرکات خواص بھی قدیم ہوتے ہیں اس لئے ایشور  
معد اپنی جملہ صفات۔ حرکات۔ و خواص کے قدیم ہوا۔

۱۵۔ جبکہ قدم شے کی صفات۔ حرکات و خواص قدیم ہوتے ہیں تو مادہ اور روح ہی جو قدم ہیں ان کی صفات حرکات۔ خواص ہی قدیم ہونے لازم اور ضروری ہوتے۔ مگر روح و مادہ کے حرکات و صفات و خواص وغیرہ میں روزانہ عیاں بہر نظر بہر ساعت بہر دم و درگزر مشہور و احوال عالم کا نقشہ پیش رہتا ہے۔ لہذا ان ہر دو کو قدیم یا نئیہ وغیرہ کچھ کہتے ہیں اکثر اعتراض میں دیکھو ہمارا سالہ اند کیا روح و مادہ قدیم ہیں



مسلمان۔ کیا ایشور کا علم بھی مثل اُس کی ذات کے قدیم ہے۔ نیز کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُس کو کسی بات کا علم جو پہلے سے نہیں ہوئی اور آج یا آج سے بعد کو واقعہ ہونے والی ہے اس کا علم قدیم سے نہ ہو۔ اور واقعہ ہونے پر ایشور کو اس کا علم ہو۔ یا یوں کہو کہ کوئی بات جو عرصہ دراز کی پرانی ہو چکی جس کا اب کوئی پتہ، نشان، نام، نمود، باقی نہیں ایشور کے علم سے کم ہو جاتی ہو یعنی ایشور اس کو بھول جاتا ہے یا نہیں مثلاً ہمارے رسالے "الہام" یا۔ "کیا روح و مادہ قدیم ہیں" یا "کیا قربانی فعل جدید ہے" وغیرہ جو اب شائع ہو چکے ہیں ان کا علم ایشور کو اب ہوا ہو۔ قدیم سے نہ ہو۔ اور رسالہ "پنڈت کا تمسخر خود اپنے دید و نظیر" یا "دیدوں کی فحش بیانی سوامی دیانتد کی زبانی اور سوامی دیانتد کی دیدوں سے لاعلمی" جن کو چھپے ہوئے عرصہ ہو گیا اسکو ایشور بھول گیا ہو۔ وغیرہ۔

پنڈت جی۔ آپ کی باتیں تو بالکل فضول اُغل بے جوڑ۔ بیکار بے علموں کی سی ہیں جن سے کوئی مطلب سدھ نہیں ہوتا۔ ایسی بے نتیجہ باتوں سے آپ کا یا سُنے والے لوگوں کا کیا فائدہ نکلے گا۔ اس سے آپ اور سُنے والے کیا نفع پائیں گے۔ کوئی معقول بات جس سے کہنے سُنے والے کچھ فائدہ حاصل کریں جس کا کوئی نتیجہ نکلے۔ کیجئے۔ یا کوئی مذہبی مسئلہ جس سے کہنے سُنے والوں کی واقفیت میں ترقی ہو چھڑے اس میں سے کیا لیں گے۔ بیکار مسلمان۔ پنڈت صاحب! ناراض نہ ہو جائے۔ اگر آپ کو میری باتیں ناگوار ہیں تو لیجئے میں خاموش ہو جاتا ہوں۔ جس گفتگو کو آپ فضول خیال کر رہے ہیں کہ اس سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو گا۔ میں اس کو نہایت ضروری اور کارآمد۔ مفید سمجھتا ہوں کہ آپ سے حل کر رہا ہوں گو بظاہر آپ کو یا سامعین کو بیکار اور فضول



محسوس ہوں بتایم اطمینان رکھئے آپ خود دیکھ لیں گے کہ میں کتنا زبردست اور کارآمد  
مسئلہ اور کتنی ضروری بات اس سے حل کر کے آپ کو دکھاتا ہوں جسکو منکر دنیا کا  
بڑا حصہ گمراہی سے بچ کر نجات حاصل کرے گا۔

پنڈت جی۔ تو کہے سو سچ بڑھی تو کہے سو سچ۔ اچھا جناب اگر آپ کی یہی مندرجہ  
اور اس قسم کی فضول باتیں کر کے ہی دنیا کو گمراہی سے نجات دلائیں گی تو کشمکش  
مذہب ہے۔ تو دنیا کو گمراہی سے نجات دلائیے ہمارے خیال میں تو دنیا کو کیا نجات  
دلاؤ گے پہلے اپنی نجات کی فکر کر دو۔ میں سچ کہتا ہوں۔ اس میں رو رعایت کی کوئی بات  
نہیں ہے۔ جب تک آپ اور تمام منشی ماتر ویدک دھرم کو قبول کر کے آریہ نہ بنیں گے  
ویدوں کا سہارا نہ لیں گے ہرگز ہرگز نجات کی امید نہ رکھیں۔ آپ اپنی ضد کو  
پرہیز کر لیجئے۔ اپنے سوال کا جواب سنئے۔ اور اپنا مسئلہ حل کر کے دنیا کو نجات  
دلائیے۔ ایشور کا علم مثل اس کی ذات کے قدیم ہے۔ نیا نہیں۔

مسلمان۔ اس کا کیا اثبوت ہے۔ کیونکر مان لیں کہ ایشور کا علم ازلی یعنی  
قدیم ہے۔ نیا نہیں۔ مثلاً ہمارا یہ رسالہ ہی جو آج شائع ہوا ہے اس کا علم اس کے  
ہونے سے پہلے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ دنیا میں ایسی کوئی مثال موجود نہیں  
پنڈت جی۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش سلاش فقرہ ۵۲ میں سوامی جی لکھتے ہیں  
"ایشور کا علم ازلی ہونیکے باعث نعل کے علم کی طرح منرا دینے کا علم بھی ازل  
سے ہے۔ اس کے دونوں علم سچے ہیں۔ کیا کبھی ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی  
علم ہو کر نہیں رہتا۔ یا نہ ہو کے ہوتا ہے۔ یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہوتا  
ہے۔ نظر برائیں پریشور کا علم (گیان) ہمیشہ یکساں اور ناشکت بنا رہتا ہے  
مابو اس کے پہلے منتر یہ ہوتا ہے تہا چکا ہوں کہ درجو پارتھ نیتہ میں اُنکے  
صفات۔ حرکات و خواص بھی نیتہ ہوتے ہیں۔" اور دیکھو ستیارتھ پرکاش



سلاسل ۷ فقرہ ۵۲ کا حاشیہ۔ نوٹ۔ ”یعنی الشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات بجنسہ ایسی حاضر و موجود ہے۔ جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے اُسی لمحہ کی بات“ لہذا جو کچھ آپ نے دریافت کیا تھا اس کا جواب کافی ہو گیا۔ کہ الشور کا علم قدیم ہے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ کیونکہ انل سے ابد تک جو کچھ ہو گا اور جو اب ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو چکا سب کا علم اس کو مثل اسی لمحہ کی بات کے اسکی ذات کیساتھ ساتھ۔ قدیم اور قائم ہے۔ ”تل بھر گئے بڑھے نہیں ماشہ“ مسلمان۔ پنڈت جی میں آپ کی اس تکلیف فرمائیگا جو میرے سوالوں کے جواب دینے میں آپ نے گوارا فرمائی ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اتنا اور متلا دیکھے کہ علم تحریر کا روح قدیم سے ہے یا جدید ہے۔ اور کیا دید بشکل موجودہ کتاب کی صورت میں قدیم ہیں۔

پنڈت جی۔ علم تحریر کا روح قدیم نہیں ہے۔ بلکہ جدید ہے۔ دنیا کے انسانوں کی پیدائش سے بہت بعد میں علم تحریر کی ایجاد ہوئی ہے۔ اس کے لئے دیکھو گوید بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۷۱۔ اس بات کو جانو کہ وید ونگو پتکوں (کتابوں) کی صورت میں لکھ کر دنیا کے شروع میں الشور نے شائع نہیں کیا تھا۔ وعینہ شتہ پتھ برہمن کا پرمان ہے۔ اُن چار منشوں کے گیان کے بیچ میں ویدوں کا پرکاش (ظہور) کر دیا تھا۔ بھومکا صفحہ ۱۷۱۔ یہ جو سی لیکھ نامی (عین قدیم) کریا ہے۔ سو منشوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ یعنی (عین قدیم) ہیں اور الشور کے گیان میں سدابنہ رہنے سے وید ونگو ہم لوگ نیتہ مانتے ہیں۔“

مسلمان۔ پنڈت جی آپ کے فرامنے اور سوامی دیانند جی کی تحریر کے



بوجب جو کچھ میری سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ دید مختلف زمانوں میں دنیا کی پیدائش کے بہت بعد جس کو قدیم یا ازل نہیں کہہ سکتے شائع ہوئے۔ اور شکل کتاب غیر قدیم۔ فانی۔ جدید مثل دنیا کی دیگر کتب اور ہمارے رسالے کے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہمارے رسالے پر اس کو قدیم۔ غیر فانی ہونے میں کوئی نزہت حاصل نہیں۔ اگر ہمارا رسالہ الہامی۔ غیر فانی۔ ازل نہیں تو دید بھی الہامی۔ غیر فانی۔ ازل نہیں۔

پنڈت جی۔ یہ تو ہم خود کہتے ہیں کہ دید کتاب کی صورت میں قدیم ازل غیر فانی نہیں جیسا کہ پہلے بتلا چکے ہیں۔

چونکہ دید ایشور کے علم یا گیان میں قدیم سے ہیں۔ اس واسطے دید و قدیم ہونے کا حق حاصل ہے اور ہم آریوں کا یہی دعویٰ ہے کہ دید قدیم ہیں لا فانی ہیں الہامی ہیں۔ اور دنیا کی باقی تمام کتابیں اور ہمارا رسالہ غیر قدیم فانی غیر الہامی ہیں۔ کیونکہ ستیا رتھ پرکاش سلاش فقرہ ۷۹ میں بھی یہی لکھا ہے کہ ”دید غیر فانی ہیں کیونکہ پریشور کے غیر فانی ہونے کے باعث اس کے علم وغیرہ صفات بھی غیر فانی ہیں۔ جو اشیاء غیر فانی ہیں ان کے صفت۔ فعل۔ فطرت بھی غیر فانی ہیں اور فانی جو ہر مل کے فانی ہوتے ہیں مسلمان۔ چونکہ میرے استفسار پر آپ فرما چکے ہیں اور جو بالکل صاف جواب ہے جس میں کسی تشریح و تاویل کی ضرورت یا گنجائش نہیں کہ ایشور کے علم یا گیان سے کوئی بات باہر نہیں۔ لہذا ہمارے رسالہ کا مضمون بھی حزن بھرن۔ نکتہ نکتہ ایشور کے علم و گیان میں قدیم سے ہے۔ بوجب آپ کے فرمانے کے۔ لہذا ہمارا رسالہ بھی اس بنیاد پر قدیم ثابت ہو گیا۔ گنجائش چرن و چرا باقی نہیں رہی۔



نیز یہ امر تجربات و واقعات عینی و سمعی کی بنیاد پر مسلمہ اور طے شدہ ہے  
 لا تغیر یعنی نہ بدلنے والا اصول ہے کہ کوئی علم یا بات جو کسی ایک ہی سہتی  
 کے علم میں ہو۔ وہ خواہ الشیور ہو یا کوئی انسان یا حیوان ہی کیوں نہ ہو  
 دوسرے شخص کو بلا اس کے بتلائے ہوئے خواہ زبانی گفتگو یعنی تعلیم  
 و تعلم کے ذریعے یا بطور الہام و القا یا بصیغہ وحی۔ رسل و رسائل و تحریر  
 کے نہیں آسکتا۔ نہ دوسرے شخص کو اس علم کی معلومات ہو سکتی ہے  
 خواہ وہ کیسا ہی تعلیم یافتہ فاضل اجل۔ علامہ کیوں نہ ہو۔ خواہ جاہل  
 اجہل ہو۔ وغیرہ۔

پھر اُس صورت میں جبکہ تینوں زمانوں۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل کی  
 جملہ باتوں۔ علوم۔ حرکات۔ سکناات۔ فنون وغیرہ کا علم الشیور کو  
 روز ازل سے یعنی اُس دن سے جس دن سے اس کو دیدواں کا علم ہے  
 ہے۔ پس یہ بات قطعی نامکن اور غلط ہے کہ الشیور کے علم سے۔ ہمارے  
 علم میں بلا وحی یا الہام و القا وغیرہ ذرائع کے کوئی علم یا بات خواہ  
 خیر کی ہو یا شر کی یعنی نیک و بد جو ہو۔ نہیں آسکتی۔ اور جو بات الشیور  
 کی طرف سے کسی انسان حیوان میں منتقل ہو کر آئے گی وہ ضرور یا تو  
 ہدیہ وحی یا الہام و القا یا بطریق تعلیم و تعلم یا لیکچر آئے گی اور اسی  
 طرح آسکتی ہے اور کوئی صورت اس کے سوائے نہیں چاہے وہ علم  
 کسی بارے میں ہو۔ چونکہ بات قطعی طے ہو گئی کہ جملہ علوم و فنون و امور  
 ہر بارے میں ازل سے الشیور کے علم میں تھے اور الشیور کے علم سے منتقل  
 ہو کر ہمارے علم میں آئے۔ چاہے وہ کسی۔ صنعت۔ حرفت۔ پیشہ  
 مثلاً۔ روٹی پکانا۔ تو بنانا کرتہ۔ پتلون۔ لٹپی بنانا۔ سورتی بنانا۔ پوچھنا



لکھتا۔ پڑھنا وغیرہ کلیں۔ سخن طیار کرنا۔ موجودات عالم میں سے کسی شے  
 کا بنانا بگاڑنا۔ گوشت کاٹنا۔ کھانا وغیرہ جو کچھ بھی ادبجا و موجود ہے تمام  
 الشیور کے علم و وقوف سے ہمیں حاصل ہوا ہے۔ جو بلا الہام کے ہم تک یا کسی  
 تک پہنچنا ناممکن تھا۔ پھر چاہے وہ ایک سے دوسرے کو اور دوسرے سے تیسرے  
 کو تیسرے سے چوتھے کو علیٰ ہذا القیاس ہزاروں تک مسلسل پہنچ جائے  
 الہام ہی کہلائے گا۔ چاہے اس میں ایسی ہی باتیں ہوں جیسا کہ دیکھو بھریہ  
 ادھیائے ۱۸۔ منتر ۱۲۔ میرے چا دل اور ساتھی کے دہان میرے جو  
 اور اہل۔ میرے ارد اور منتر اور میرے تل اور مار تل۔ میری مونک اور  
 موٹھ۔ میرے چنے اور چنے کی دال۔ میری لنگائی اور اس کا بھات۔ میرے باریک  
 چا دل اور ان کی کھڑی۔ میرا سالواں اور مڑوا۔ پیٹرا۔ چنیا وغیرہ چھوٹے  
 چھوٹے اناج۔ میرے پسائی کے چا دل اور ان کا بھات۔ میرے گہوں اور  
 اُن کا کپوان۔ میری مسور اور ان کے متعلق اور اناج دھلا ایک غیر تعلیم یافتہ  
 نوزائیدہ سراپا جہل مرکب ناواقف محض الٹی یا آدھیا یا انگریز یا دیو۔ اس منتر میں  
 وغیرہ چھوٹے چھوٹے اناج۔ اور۔ اُن کے متعلق اور اناج سے کیا سمجھے ہوں گے اور کیا  
 سمجھنے کی ان میں لیاقت تھی۔ پھر دوسروں کو دید پڑا تے ہوئے کیا بتلایا ہوگا خیر اس کے  
 واسطے دیکھو ہمارا سال (انٹل بے جوڑ) منتر ۱۲۔ میرے پھر اور ہیرا وغیرہ رتن۔ میری  
 عمدہ مٹی اور معمولی مٹی۔ میرے پیگھ (بال) میرے بڑے اور چھوٹے اور ان میں پیرا  
 ہونیوالی چیزیں۔ میرے بڑے رگیتان اور چھوٹے چھوٹے ریل کے ٹیلے۔ میرے  
 بڑے وغیرہ اور آم کے درخت اور میرا سب طرح کا دھن اور چاندی وغیرہ دہات  
 میرا لوہا اور ستھپار۔ میرے نیلم وغیرہ رنگین اور سفید جواہر۔ میرا سونا اور چکے والی دہات  
 میرا سیسہ اور رانگ۔ میرا حبست اور پتیل وغیرہ سب استعمال کے لائق بیوہار سے قابل



ہوں۔ دیکھو شکل بحر دیدار صیالے پہلا منتر ۲۲۔ اے کھانگی پوریوں! قدمت۔ اے  
 کانپومت نازنین پرگرومت۔ تمہاری مہربانی سے لگیہ ہلاکراہیت پورا ہو منتر ۲۲۔ اے  
 پانی دگھی... وغیرہ... ان آٹھ پیالوں میں سے ایک ایک کر کے پھیل کر اپنی شریف کھیں  
 جس سے تیرے اس جہان کی ایسی ہی بڑی وسیع ملک بھر میں شہرت ہو۔ اے پردہ دار  
 لگیہ کیغرض سے بنائیں پوریوں اس کڑا ہی کی شکل کے پیالے میں تلے ہوئے آگ تیری  
 کھال کو نہ بگاڑے۔ تجھے زیادہ نہ پتا دے۔ اے پوریوں سب کو تحریک دینے والا  
 پراتا تمکو اس بھگتوں کی آرزو پورا کر نیوالے۔ دیوتاؤں کی دنیا کے الگ الگ دگل کے  
 اوپر ان پیالوں میں سے حتی المقدور چلا کر اچھی طرح پکا دیں۔ اب فرمائیے کس بنیاد  
 پر آپ ہمارے رسالہ کو الہام تسلیم کر نیسے گریز کریں گے۔ کچھ تو فرمائیے کہ ہمارا رسالہ کس  
 وجہ سے الہام نہیں ہو سکتا ہے

بے خودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے  
 جس صورت میں آپ نے وید کو الہام ثابت کیا اسی شکل سے ہم نے اپنے رسالہ کو الہام سہ  
 کر دکھایا پھر کیا حجت ہو اب مرعی کی ایک ٹانگ تو نہ نہیں سکتی۔ لہذا ہمارا رسالہ بھی مثل وید  
 الہامی ازلی غیر فانی ثابت ہو گیا۔ کیونکہ ہمیشہ سے ایشور کے علم میں ہوئیے ازلی  
 سدا ایشور کے اندر قائم رہنے سے قدیم اور ایشور کے علم سے منتقل ہو کر ہمارے علم میں آئے  
 سے الہام ہوا۔ چونکہ ایشور کو کوئی نیا علم نہیں ہوتا اسلئے ہمارے رسالہ کا نیا علم تو اسکو  
 ہو نہیں سکتا۔ اسلئے ہمارا رسالہ ازلی اور قدیم ہے۔ پھر تمام باتوں کو جو تینوں نیاؤں میں  
 ہوئیں یا ہو رہی ہیں یا آئندہ ہونگی جنہیں ہمارا رسالہ بھی ایک ہے لہذا اس کا علم بھی ایشور  
 کو ضرور ہے۔ ایشور کے علم کا نام ہی وید ہے اور وید الہام ہے لہذا ہمارا رسالہ بھی الہام ہے  
 پھر ایشور کا علم نہیں ہوتا ہمیشہ کیساں اور ناشکستہ بنا رہتا ہے لہذا یہ کھٹکا بھی دور ہوا  
 کہ کہیں ہمارا رسالہ ایشور کے علم سے محو نہ ہو جا لہذا غیر فانی ہوا۔



اب جبکہ ہمارا سالہ بدلائل نہرشی سوامی دیانند سرستی صاحب الہامی۔ ازلی۔ لافانی ہوئیں  
 دید اور دید معروف کا ہمپایہ۔ ہمرتبہ۔ ہمشین ثابت ہو گیا تو انصاف۔ ایمانداری سچائی یہ  
 راز یہ سانح کے تیسرے اصول کیطابق "سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو ترک کرنا سب شریف  
 آدمیوں کا اعلیٰ فرض ہے" سچ کو اختیار کر کے ہمارے سالہ کو دید اور ازلی۔ الہامی بغیر فانی  
 تسلیم کر لو اور محض جن چار کتابوں رنگ۔ ہجر۔ سام۔ اتھرو دکر ہی دید نہ کہو اسمیں حج جہلام  
 کا الزام آپ پر آتا ہے پس اگر ہمارے سالہ کو الہام نہ کہو گے تو سمجھ لینا اسی بنیاد پر جس پر  
 ہمارا سالہ درجہ الہام سے ساقط ہو گا آپ کے مفروضہ دید بھی الہام کے درجہ سے گر کر محض  
 گذریں۔ چوہانوں چرواہوں کا شکاروں وغیرہ صد ہا جاہل پیشیہ درونکی باتیں ہی رہ جائیں  
 اور پھر کہو گے ۴ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ ابتداء دنیا میں دید کا ہونا ممکن  
 نہیں اس مضمون پر علیحدہ رسالہ لکھیں گے مختصر ایہ بتلائے دیتے ہیں کہ دنیا کی عام اشیاء  
 جیسے سوئی۔ ڈور۔ کاغذ۔ پینا۔ لکھنا پر پس اور حد ہا قسم کی مشینیں۔ انجن۔ لاکھوں طریقہ  
 کے کھلونے برتن۔ کرسی۔ موٹر گاڑی۔ مٹائی۔ بجے۔ پیل وغیرہ اسی طرح مختلف ملکوں  
 مختلف زمانوں مختلف قوموں کی ایجادیں۔ جن سے خدایا الیہ اور کا علم خالی نہیں ہو سکتا یہ  
 تمام ایجادات اسکے علم سے بذریعہ الہام ان موجودوں کو الیہ نے بتلائیں اور انہوں نے  
 بموجب الیہ الہام کے ایجاد اور رائج کیل جو ابتداء دنیا میں نہیں تھیں نہ ان کے بتائیں کی  
 کوئی ترکیب مفروضہ دید میں راجح ہے لہذا لازمی ابتداء دنیا کی خلاف مختلف زمانوں میں  
 الہام ہوا۔ لہذا یہ بالکل لغو اور بیہودہ خیال ہے کہ ابتداء دنیا میں ہی الہام ہو سکتا ہے پھر  
 نہیں۔ ہم پر اس وقت الہام کی بکثرت بارش ہو رہی ہے مگر کیا کریں سالہ کے طویل ہو جانیکا ڈر لگا  
 ہو جاوے۔ اسلئے اللہ پس باقی ہوں۔ ہمارے بچاؤ کو نگراں الہدایت کرے اور توفیق دے کہ وہ  
 سچائی کو اختیار کریں اور مذہب کے معاملہ میں تضحیٰ صفا اور ہر گز کام نہ لیں مرنالائی ہی پھر کس  
 مہید پر عند کے بیکار حجت کرتے ہو سچائی ہمیشہ سچائی ہے عقل سے کام نہ لو بلکہ حکم کی تعمیل کرنیکی اپنی

سچائی کا سچا راستہ حادہ نیکو سچا سالہ "سدا بہت" جس سے دلائل عقلی کی پہل ظاہر ہو جائے گی : ہم اپنے تمام سالوں کی ترتیب میں مدلل اور آریہ سچائی کی سہولت سے مدد لیتے ہیں۔